ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر - شیخ یعقوب علی تراب احمدی -

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر

شرح قیمت جو ہر حال میں

پیشگی لیجا یگی

عوام سے ۵ صہ

خواص سے عہ

ہندوستان سے باہر ۷ ر

غیر مذاہب اور غیر

مستطیع احباب سے ۱۲ ر

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان ۲۱ - نومبر مطابق ۷ ذی قعدہ ہجری ۱۳۲۷ | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسانی طور پر سمجھانے کے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے - اور یہ التزام کیا گیا ہے - کہ ہر مہینے کم ازکم ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے - متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے - اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے - کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے - حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلایل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے - حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں - ترجمہ اور نوٹون میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے - اس وقت تک چار پارے شروع ہو چکے ہین - قیمت ہر چہار - للعہ - چار روپے

تفسیر سورۃ بقر مکمل (سے) تین روپے چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل انبیاء مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب وغریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گیئے ہیں - یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے ہیں - میں دعوے سے کہتا ہون - کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جاوے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے - اور موتیون کے تولنے میں بھی سستا ہے - باین قیمت صرف ۸ ر فیجلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے - اور الحمد اللہ کہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے +

پتہ

تمام درخواستین یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے نام آنی چاہیئں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس میں مالک و ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے چھپکر شایع ہوا

شور و شر

ایک تازہ ڈکیتی:۔ سوراجیہ کے دلدادہ اور پولیٹیکل شورشوں سے آسمان سر پہ اٹھانیوالے اب ڈکیتیوں کے ذریعہ مشن کر رہے ہیں ۱۲۔ نومبر کو ڈہاکہ سے ایک تازہ اور بڑی بہاری ڈکیتی کی خبر آئی ہے چالیس کے قریب آدمی نیوی کوٹ اور ٹوپ پہنے ہوئے تھے۔ نصف شب کے قریب رائے موہن شاہ کے مکان میں داخل ہوئے۔ اور گہر اور بازار کا کچھ حصہ جلا دینے کے بعد ۳۰ ہزار روپیہ لیکے چلتے بنے مقدمہ کے متعلق خاص تحقیقات ہو رہی ہے۔ دوسری رپورٹ کے بموجب ۳۱ ہزار لیگئے۔ یہ سوراجیہ کی خواہشوں کی برکات ہیں! فہیم

کلکتہ میں ڈکیتیوں کا سراغ لگانیکے واسطے تلاشیاں ہو رہی ہیں ہوڑہ کی پولیس نے ایک نوجوان مسمی موہن چندر بینرجی کے مکان کی تلاشی لی بندوق کا کارتوس اور ریحیل بگی کی تصویروں کے زہر کی دوائیوں کی ایک فہرست تلاشی کے وارنٹ کی چھپی ہوئی نقلیں اور گنٹر کے پرچے نکلے۔

آریہ سماج نے اپنا رخ کلکتہ کی طرف کیا ہے خیال اسلئے کہ وہاں اگر اسکا اثر اور رسوخ پیدا ہو جائے۔ تو بہتری مدد کی توقع ہے۔ پنڈت بھوجدت صاحب کا تو ابھی مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اتنے میں پنڈت پورنا نند جی آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب کے اپدیشک لیکچر دینے کو پہنچ گئے اور لیکچر شروع ہو گئے ہیں ظاہر کیا جاتا ہے کہ انکے لیکچروں کا بہت اچھا اثر پبلک پر پڑ رہا ہے۔ آریوں کی سرگرمی اپنا اثر کیوں پیدا نہ کریگی کلکتہ میں جو پولیٹیکل جدوجہد کا مرکز بن رہا ہے۔ وہاں پر آریہ سماج کے لیکچروں کی اہمیت کا مسئلہ قابل غور ہے۔

لارڈ اور لیڈی منٹو پر جب کہ وہ احمد آباد سٹیشن پر رانی سپاری کے مقبرہ کی طرف جا رہے تھے تو ایک کسی شریر نے پٹاخہ کی قسم کی دو چیزیں پھینکیں وائسرائے اور لیڈی منٹو خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔ معلوم نہیں ایسی شرارتوں اور بد ذاتیوں کا انجام کیا سوچا گیا ہے؟

کلکتہ میں آجکل ڈکیتیوں کی گرم بازاری ہے بالا بازار ڈکیتی کے متعلق پولیس نے سات مکانات کی تلاشی لی جبل پور اور علی پور میں ایک ایک اور ڈکیتی ہوئی واردات جبل پور میں کوئی ایک درجن نوجوان بندوقوں اور تلواروں اور دیگر مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے وہاتیوں نے مقابلہ کیا کہ ڈاکوؤں نے مال غنیمت چھین لیا اور ہات علی پور میں ڈاکو ۱۵۰۰ نقد اور اسکے علاوہ زیور لیگئے۔

کلکتہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہاں تیرہ اور انیس سال کے دو بچے بی لڑکے جنہوں نے ایک خالی مکان میں بڑا بم بنایا تھا اسکے زمین پر گر کر پھٹ جانیسے سخت زخمی ہوئے خصوصاً چھوٹے لڑکے کے دونوں ہاتھ پاش پاش ہو گئے ایک بازو ٹوٹ گیا تمام چہرہ اور جسم جل گیا ہسپتال میں اسکے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔ بڑے اور اسکے جانبر ہونے کی بہت کم توقع ہے بڑا بھائی بھی زخمی ہوا مگر امید ہے کہ بچ جائیگا بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں بھائی بیاس کی پوجا کی تقریب تعزیت کیلئے بم بنا رہے تھے کیا خوب اب تقریب بھی بم بازی کے ذریعہ ہونے لگی!

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۹ء کو کسی ملک و ملت کے بدخواہ بلکہ اپنی جان کے دشمن نے حضور وائسرائے پر قاتلانہ حملہ کیا لارڈ اور لیڈی منٹو احمد آباد (صوبہ گجرات) کے ریلوے سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہوکر رانی سپاری کی سمارہ کی طرف جا رہے تھے اور ایک انبوہ کثیر مخلوق کا جمع تہا اس مجمع میں سے کسی خبیث بطینت نے شاہ انگلستان کے نائب کو صدمہ پہونچانے کے لیئے دو چیزیں پھینکیں جن میں سے ایک کو ایک یورپین سارجنٹ نے جو آپ کی گاڑی کے پیچھے کھڑا تہا۔ ہوشیاری سے روکا اور تلوار کی ضرب سے پرے پھینکدیا۔ دوسری نے وائسرائے کے جمعدار کو جو لیڈی منٹو کو چھاتہ لگائے کھڑا تہا۔ کلائی پر لگی اور وہ غش کہا کر گر پڑا مگر حضور وائسرائے نے اس واقعہ سے کسی قسم کا ہراس یا بے اطمینانی ظاہر نہیں کی بلکہ اپنے وقار شاہی کو قایم رکھا اور سماوحہ مذکور کو دیکھنے کے لیئے چلے گئے پہر واپس آکر اپنی سپیشل گاڑی میں لوکل افسروں کو کھانے پر مدعو کیا اور اس معاملہ پر گفتگو ہوئی جو چیز زمین پر گری تہی اسے کسی راہ گزر نے اٹھایا جو پٹاخہ کی طرح پھٹی اور اسے نقصان پہونچایا۔ یہ امر تمام بہی خواہان ملک کیلئے اطمینان اور خوشی کا موجب ہے کہ قیصر ہند کا نائب خدا کے فضل سے بال بال بچ گیا مگر جس بدطینت دشمن ملک و قوم نے یہ حرکت کی ہے وہ سخت لرزش اور قابل عبرت سزا کے قابل ہے اسکا ایسا حرکت کا ایسے موقعہ پر ہونا جبکہ لارڈ مورلے اور لارڈ منٹو کی اصلاحوں کا اعلان ابھی ہوا ہے ظاہر کرتا ہے کہ ملک میں ایسے بدفطرت اور ناقدرشناس اور محسن کش لوگ بہی موجود ہیں جبتک ایسے لوگ موجود ہیں اہل ملک کی وفاداری اور خیر خواہی کا یقین دلانا آسان امر نہیں کیونکہ جب لارڈ منٹو جیسے انسان پر جسنے نہایت بے غرضی اور محنت سے ہندوستان کے فائدہ کیلئے کام کیا ہے پہر ایسا قاتلانہ حملہ ہو سکتا ہے۔ تو اس سے بڑھکر محسن کشی کی اور کیا مثال ہوگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے حضور وائسرائے کے بچ جانے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایسے بزدل اور محسن کشوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ایسے لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی بھی قابل ملامت سمجھتا ہے۔ اخبار پنجابی نے اس موقعہ پر ریمارک کئے ہیں کہ وائسرائے کسی ہندو تقریب پر نہیں تھے بلکہ مسلمانوں نے اڈریس دیا تھا اس سے پنجابی کی پست فطرتی کا پتہ لگتا ہے وہ گویا اس قاتلانہ حملہ کرنیوالے کو مسلمان بتانا چاہتا ہے ایسی شرمناک چالوں سے بچنا چاہئے۔ وہ ہندو ہو یا مسلمان بہرحال جسنے یہ فعل کیا ہے۔ وہ سخت ملامت کے قابل ہے اور اسکے ساتھ کسی کو کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی اس قسم کی نوک جھونک نہایت ذلیل حرکت ہے۔ جسکا پنجابی مرتکب ہوا ہے۔

پٹیالے مین بہت سے آریون کی گرفتاریان

ریاست پٹیالہ مین پچاس سے زیادہ لوگ یکلخت گرفتار کیے گئے ہین کہ جن مین زیادہ تعداد آریہ سماجیون کی بتائی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے خلاف سرکار کے خلاف بغاوت کی سازش کا الزام ہے۔ کہانتک یہ الزام درست ہے یا غلط ہے اسکا پتہ تحقیقات کے بعد ملیگا۔ کاش کہ یہ لوگ واقعی بیگناہ ہون اور ایسے ہی تحقیقات سے ثابت ہون مگر جب تک آریہ سماج اپنے بانی کی پولیٹیکل تعلیم اور پالیسی کا پیرو رہے گا۔ اور اس مین غیر مذاہب کے لوگون اور غیر ملک کے حکمرانون کے خلاف نفرت پھیلانے کی جسقدر خطرناک تحریرین مروج ہین انکا آریہ گھرون اور آریہ سکولون مین پرچار ہوتا رہیگا۔ تب تک آریہ سماج دیانتداری کیساتھ اپنے آپکو ایک خطرناک پولیٹیکل تعلیم دینے والی جماعت کے الزام سے بری نہین کرسکتا۔ ایک طرف تو آریہ ورت کے باہر کے سب لوگون کو دسیو بتانا پھر دسیو کے معنے دشٹ کرنا اور پھر دشٹونکو پرسدھ اور پرسدھ قتل کرنے کو انیکو جائز قرار دینا اور بدیشی راجا کی سلطنت کو چاہے وہ کیسا ہی منصف مزاج ماں باپ کی طرح پرسلوک کرنیوالا اور ہر قسم کے مذہبی تعصبات سے پاک رہکر راج کرنیوالا کیون نہ ہو ہر حالت مین سودیشی راجاؤنکی نسبت برا اور نہ رکھے جانیکے لائق بتانا اور بدیشی راجاؤن کے ہمارے ملک مین نہ رہنے کی پرارتھنائیں کرتے رہنا جس قسم کی خطرناک تعلیم ہے وہ خود ظاہر ہے اور یہ تعلیم ہے کہ جو آریہ سماج کی مسلمہ دینی کتب میں موجود ہے کہ جن کتب کی ہزارون کاپیان آریہ پریولیون اور آریہ سکولون اور آریہ سماجون مین شایع ہو رہی ہین پھر ایسی تعلیم کی موجودگی مین دیانتداری کیساتھ کسطرح آریہ سماجی صاحبان خطرناک پولیٹیکل تعلیم کے پرچارک یا معتقد ہونے سے انکار کرسکتے ہین کانٹے دار درختون کے بیج بونا اور انکے پھل پھول ہو گئنے سے جی چرانا کسی عقلمند کا کام نہین آریہ صاحبان کا فرض ہے کہ یا تو ایسی خطرناک تعلیم دینے والے اپنے آپکو سوامی (دیانند) اور انکے "ویدک دہرم" کو ناقابل تسلیم قرار دیکر انہیں تلانجلی دیں اور اگر وہ دیانند صاحب کو اپنا گرو اور رشی دہرشی اور انکی تعلیم کو اٹل اور سچے "ویدک دہرم" کی تعلیم قرار دیتے رہتے ہوئے ہین تو ایسی تعلیم کا پردہ فاش ہو جانے پر وہ اسکے لازمی نتایج بھگتنے کے لئے تیار رہین اسکے علاوہ غیر آریہ سماجیون کیساتھ جس قسم کے وحشیانہ اور ظالمانہ سلوک اور کامنا کی تعلیم آریہ سماج کی دینی کتب مین دی گئی ہے اسکا اظہار ہم آریہ سماج کی دینی کتب مین جہاد کی تعلیم والے رسالہ مین کرچکے ہین کہ جس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انگریزی گورنمنٹ تو ایک طرف اگر آریہ سماج کی اس بارے مین بھی خوفناک تعلیم کا پرچار جاری رہے تو ہندوستان مین رہنے والی مختلف جماعتون کے ساتھ ان کے باہمی تعلقات کے جس قدر کشیدہ اور پرفساد ہو جانے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے۔ اسے سامنے لاکر بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور بے اختیار ایسے آریہ محبان وطن کی مذہبی تعلیم کو سامنے لاکر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ؎

گر ہمین مکتب است و این ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

(حیون تت)

ہارمونیم باجے! ہارمونیم باجے!!

قیمت نہایت ارزان

نیچے ملاحظہ فرمایئے

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے خاص اپنے کارخانہ کے ساختہ پائداری و رسیدہ پن میں لانے لگے ہیں وزن بہت ہلکا لکڑی مضبوط خوشنما پالش جو کہ نہایت مدت تک خراب نہ ہو ۔ سنیٹر یں مشہور ولایتی کارخانہ کی بنی ہوئی لگائی جاتی ہین شرط واپسی اگر ناپسند ہو تو پہنچتے ہی بغیر استعمال کے واپس کر دیجئے۔ اور خراب نہ ہو جائے اوڈر کے ہمراہ عہ فی باجہ پیشگی آنا چاہئے۔ اور نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھدینا چاہئے۔ ہم اس کا دعویٰ کرتے ہین کہ نہایت عمدہ مال اتنی ارزان قیمت پر دوسرے تاجر کے ہان نہین ملیگا قیمتیں: - دستی ۲ اسٹاپ درجہ اول قیمت ۲۴ درجہ دوم ۲۰ سہ دستی ۴ اسٹاپ درجہ اول قیمت ۳۲ درجہ دوم ۲۹ ڈبل سر فولڈ ماٹپ ۴ اسٹاپ ملتہ بعض پاؤن سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت درجہ اول ۴۳ درجہ دوم ۴۰ کھنبیر یکل لولڈنگ ہارمونیم ۴ سٹاپ صرف پاؤن سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت نالیدار ۳۵ بغیر پاؤن کے ۳۲

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

۳۳ - فی صدی منافع - آٹھ آنہ ۸ سال بر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ حصہ داران کو تقسیم کیا ہے۔ مرد عورت کامیاب ہو سکتے ہین اور فارم شمولیت و پراسپکٹس مندرجہ ذیل سے طلب کرو۔

چراغ ہارمونیم ۔۔۔۔۔ ۱۲
راہبر ہارمونیم ۔۔۔۔۔ ۱۲
ہارمونیم استاد ۸ ہر کلید ہارمونیم بہار
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۔۔۔ ۵

ایجنٹوں کی ضرورت: - ہم کو ہر قسم باجے گھڑیان بائیسکل سلائی و گراموفون مشینین وغیرہ فروخت کرنے کے لیئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ یا ۳ کا ٹکٹ بھیجکر قواعد مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو۔

تمام درخواستین و ترسیل زر بنام مینجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئین

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزار دن لاکھون نفیس والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے ان کے بچون کی تندرستی کو قوی کیا ہو وہ ایسا خوش ذایقہ ہے۔ کہ بچے مزے سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچون کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کے لیئے سب دوا فروشون کے ہان موجود ہے۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینیفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن۔

الصدق ینجی والکذب یہلک

راستی موجب رضائے خدا است ؛ کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

کشتہ جریان

جریان ایک ایسی بلا ناگہانی دشمن جانی ہے۔ کہ کل لذات زندگی اس کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اسکے سبب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مالیخولیا نسیان۔ مراق کمی خون دل کا دہڑکنا بدن کا دبلا پن استر خاختین نقصان شہوت جماع درد کمر سر کا چکرانا۔ ہاتھ پاؤن کی سوزش غمگینی نا امیدی۔ کسل خوف وحشت۔ بیخوابی آواز میں ضعف بینائی کا کم ہونا کانون میں آواز قبض ہضم کی خرابی وغیرہ اس جانستان مرض کے لیئے ہم نے ایک کشتہ نہایت محنت اور کوشش سے طیار کیا ہے جسکو بہت سے مریضون نے آزمایا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے مفید پایا ہے۔ جو صاحب چاہین ہم سے منگوا سکتے ہین۔ بلحاظ فواید اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک فایدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ جو آدمی غریب ہو۔

خدا سے ڈر کر لکھے گا۔ کہ میں غریب ہون اس کے ساتھ رعایت کی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالے۔ راقم۔

عبدالرحمن کاغانی احمدی قادیانی شفاخانہ خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب ضلع گورداسپور۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہارون کی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضون کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام باتون سے نہین چلتا ہے۔ ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونون مختلف قسم کی بدکاریون کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالے فوراً دفع ہوئی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیئے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہ تھا۔ کہ ہم لکھ دین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائے۔ قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی - پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریون سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی پر فائدہ اٹھاوین۔ اور معجون طلسمی کھائین۔ انشاء اللہ وہ اسکو پائے۔ قیمت چھ ماشہ (عہ)

سرمہ سلیمانی - آنکھون کی کل بیماریون کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان - دانتون کی کل بیماریون کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑہ ضلع دہلی

ذکرِ حبیب

ذیل میں چند اقتباسات حضرت مسیح موعود مغفور کی کلام سے جماعت کے فائدہ کے لیے دیئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

تکبّر

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو۔ کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبّر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں؛

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اسلیئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے۔ کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے۔ کہ اسپر ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایکدم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کرے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے۔ اور اس خدا سے بیخبر ہے کہ ایکدم میں اسپر ایسی بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اسکے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبّر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے **مامور اور مرسل** کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی باتوں کو **غور سے نہیں سنتا** اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبّر کا تم میں نہ ہو۔ تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جسقدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اس سے کرو اور جسقدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر۔ تا تم پر رحم ہو

نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اسبات کا یقین دیا جائے کہ اسکا خدا درحقیقت موجود ہے۔ جو مجرم اور سرکش کو بےگناہ نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنیوالے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے بجز اسکے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچاوے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر ایک تمہیں یقین ہی نافرمانی باتوں کو روکدیتا ہے تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ کہ وہ تمہیں جلادیگی تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ تمہیں کھا لیگا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ تمہیں ہلاک کریگی پس اس میں کیا شک ہے کہ بیشمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ تمہیں ہلاکت تک پہنچائیگی تم فی الفور اس سے رک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے کیا تجربہ نے ابتک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا ایک کمی یقین کیجالت میں اس عذر سے بچ نہیں سکتی جسمیں شیر سامنے کھڑا ہے بس جبکہ یقین لعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ اور تم تو انسان ہو اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اسکی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے تو وہ یقین ضرور اسے گناہ سے بچالیگا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے اسکا اصل سبب عدم یقین ہوتا ہے کاش میں کس زبان کیساتھ اسکی منادی کروں کہ گناہ سے چھوڑانا یقین کا کام ہے جو جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔

بہر جو آسمان کی طرف اوڑ لیتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جسکی طرف تمہیں جانا ہے۔ اور وہ مرکب یقین ہی ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائیگا کسقدر اسکی تیز رفتار ہے۔ کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی اور زمین پر پہنچتی ہے۔ وہ بھی اسکی سرعت رفتار کیساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بنکر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اسکا جواب

قوم کیونکر بنتی ہے؟

(۳)

اس سوال کا جواب اس آیت میں موجود ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ یعنے خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک قوم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔ تبدیلی سے کیا مطلب اور مراد ہے؟ اسکا مفہوم بالکل صاف ہے یعنے ان اسباب کو ترک کر دے جو قومی پستی اور ذلت کا موجب ہوئے ہیں اور ان اسباب کو اختیار کرے جو قومی ترقی کا موجب ہو سکتے ہیں اس وقت جد و جہد کا زمانہ ہے اور ہر قوم اور فرقہ اپنی اپنی جگہ اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ دوسرے معاصر فرقوں اور قوموں سے بڑھ جاوے اور گوئے سبقت حاصل کرے قوموں کی اس تحریک اور جد و جہد مبارک آثار کو ظاہر کرتی ہے۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جو قومیں دوسری قومیں کر رہی ہیں کیا اسی رو میں ہمیں بہ جانا چاہیے یا ہماری کوئی گمگشتہ متاع اور ہے جس کے حاصل کرنیکے لئے ہمیں جد و جہد کرنی چاہیے۔ میں اسکے جواب میں یہی کہونگا۔

رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا

ہماری قوم پر وہ وقت آگیا ہے کہ وہ اس آیت کی بالکل مصداق ہو گئی ہے۔ یہی عظیم الشان متاع اور تمام کامیابیوں کی کلید ہمارے ہاتھ میں تھی اور اسے ہی ہم کھو بیٹھے ہیں۔ قرآن مجید کا ہجر مختلف رنگوں میں ہو رہا ہے۔ اول تعلیمی نصاب میں مقدم کر دیا گیا ہے۔ کرنا پڑتا اور رسمی علوم کی تعلیم مکمل ہو شرفا اور دوسرے لوگوں میں جو بسم اللہ کا طریق تھا در اصل اب وہ کیسا ہی رسمی رنگ رکھتا ہے مگر اس میں خیر و برکت ضرور تھی بچہ کی ابتدائی تعلیم قرآن مجید اور چند دینیات کی ابتدائی کتابوں سے شروع ہوتی تھی جن کے ذریعہ وہ اعمال اور ارکان اسلام سے واقف ہو جاتا تھا مگر اب یہ حالت ہے کہ بچہ کی بسم اللہ اے۔ بی۔ سی سے ہو تو نہایت مبارک اور موزون سمجھی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے لیئے کہدیا جاتا ہے کہ بعد میں ہو رہے گی اور خود پڑھ لیں گے گویا رسمی طور پر بھی قرآن مجید کی تعلیم بند ہو گئی ہو یہ پہلا ہجر قرآن مجید ہے۔ پھر عمل کے ذریعہ قرآن مجید کا تمسک تھا وہ بھی جاتا رہا گرد و پیش کے حالات اور ضروریات نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ عملی طور پر گویا ہم عدم ضرورت قرآن کا ثبوت دے رہے ہیں حالانکہ ایک پادری نے اس نام سے کتاب لکھی تو اسکے جواب کی ضرورت محسوس کی اور یا اب یہ حالت ہو کہ عملی طور پر ہم خود اسکا ثبوت دے رہے ہیں غور کرنیکا مقام ہے کہ ہم کہاں سے گر کر کہاں آ پہونچے ہیں

پس ہمیں جس تبدیلی کی سردست ضرورت ہو وہ یہی ہے کہ ہم قرآن مجید کا تمسک اختیار کریں اور اسکو چھوڑیں نہیں قرآن مجید ہمارے گھروں میں تعلیم کی ابتدا ہو اور جب تک بچہ قرآن مجید نہ ختم کرے اور ارکان اسلام سے واقف نہ ہولے اسکو کسی قسم کی رسمی اور دنیوی تعلیم نہ دیجاوے مذہبی تعلیم سے بچوں کی تعلیم کا ابتدا نہ ہونا ہی ان خرابیوں کا موجب ہو رہا ہے۔ جو آئے دن ہم دیکھتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تعلیم کو عام کر کے مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرنا چاہئیے اور حتی الوسع عملی رنگ اختیار کرنے کی ضرورت ہو قرآن مجید کے مطالب اور مضامین سے آگاہی حاصل کرنیکے لئے اسکا ترجمہ پڑھنا اور سیکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور چونکہ ہر شخص اپنے متعلقین کے لئے اس پیغام کو پہونچا دینے کا ذمہ وار ہے اگر بعض عورتیں یا مرد اس حصہ عمر میں ہوں کہ پڑھ نہیں سکتے تو کم از کم اتنا ہونا چاہیے کہ قرآن مجید کا ترجمہ انکو بطور درس کے سنا دیا جاوے اور اس طرح پر تبلیغ ہو جاوے۔ عورتیں جہانتک انکا لطف ہے بنائی جاتی ہیں وہاں انہیں دینداری کے خیالات بہت زبردست ہوتے ہیں اور وہ بہت جلد متاثر ہوتی ہیں اسلیئے میں یقین کرتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ ہمارے گھروں میں جاری ہو جاوے تو خدا کے فضل سے پھر ہم اپنا گمگشتہ متاع کو حاصل کر لیں ہماری تعلیم میں قرآن مجید مقدم ہو جاوے اور پھر کوشش ہو اور اسکے ساتھ دعائیں ہوں کہ اسپر عمل کی توفیق ملجاوے

بجائے ایسے درس میں جو ہمارے گھروں میں شروع ہو بالفعل قرآن مجید کے احکام کا سنا دینا اور سمجھا دینا سادگی کیساتھ کافی ہو اس طریق کو خود ہمیں بھی قرآن مجید کیساتھ ایک محبت اور اسپر غور اور فکر کرنیکی عادت اور پھر بہ حیثیت واعظ ایک امر کو سنانیکے بعد عملی کی ترغیب بیشتر فی رہیگی جب تک ہم اپنی ذاتی اصلاح نہیں کرتے ہمارا غور و بچار گو نہ بے اصل ہے اور ہمارا کام بھی اسی رنگ کا ہو جیسا جس طرح بر یادی ترقی کے دلدادہ کر رہے ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہمارا قومی کیریکٹر ہے مگر اسکے لئے دستور العمل وہ نہیں جو الحاد سے دور اور قیاسات کی دلدادہ قوموں نے طیار کیا ہو جنکی نظریں سے اوپر نہیں اٹھتی بلکہ ہمارا دستور العمل وہ ہے جسکو شفا اور نور اور ہدایت کہا گیا ہے۔ انسانی خیالات اور رائے کی تدبیریں بہر حال خالی نہیں اور ان میں کمی نقص اور تجربہ میں آکر بے اثر ثابت ہونیکا مادہ موجود ہے مگر جو اسباب ترقی اور اصلاح کے خدا بتاتا ہے۔ وہ کامل اور بے خطا ہیں اور چونکہ اصلاح گھر سے شروع ہونی چاہیئے اسلیئے سب سے پہلا قدم جو اصلاح کے نام سے ہمیں اٹھانا چاہیئے۔ وہ ہمارے گھر سے شروع ہو اور اصلاح کا بنیادی پتھر قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس سے شروع ہوتا ہے پس ہمیں مناسب ہے کہ قرآن مجید کا درس ہم اپنی بیوی بچوں اور دوسرے متعلقین کو سنائیں اور انہیں بتائیں کہ خدا کی مجید کتاب میں کیا لکھا ہے اس طریق کے مفید اور بابرکت ہونیکا ایک زبردست ثبوت ہمارے پاس ہمارے امام خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ کا طرز عمل ہے جو سالہا سال سے قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں اور اسکے بابرکت نتیجے ہمارے سامنے ہیں حضرت نے قرآن مجید کے فہم کے لئے یہ بھی گر ایک دفعہ مجھے بتایا تھا کہ درس دینے سے بھی اسکے بہت سے مقامات حل ہو جاتے ہیں اور بہت سے نکات معرفت کھلجاتے کسقدر افسوس اور تعجب کی بات ہے۔ کہ بعض عورتوں کو مضامین لکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے ایک حد تک یہ خوشی کی اور خوشنما بات ہو مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان مضامین میں جن بحثوں کو چھیڑا جاتا ہے وہ ہماری اصل غرض سے دور ہیں میں اس شوق اور سرگرمی کو روکنا نہیں چاہتا اور نہ مستورات کی تعلیمی ترقی کا مخالف بلکہ یہ امر یہاں کی مجلس ناظم کے کاغذات سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ قادیان میں گرل سکول کا پہلا محرک اگر کوئی شخص تھا تو میں تھا۔ اور پھر باوجود اپنی مشکلات کے اس امر کو گوارا کیا کہ ایک سال تک مدرسہ کے لئے مکان کا انتظام اپنی جیب سے کروں لیکن باایں ہمہ خوشی سے میں اس بڑھتے ہوئے شوق کو مفید بنانا چاہتا ہوں نہ دور از کار مباحثات میں پڑنیکی اصلاح دیکھتا ہوں بہ حیثیت ایک اخبار نویس کے میں اپنی رائے کو جس امر کے بھی وہ متعلق ہیں ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتا کسی کو پسند ہو یا ناپسند اور نہ اس پہلو کو مدنظر رکھکر میں نے داغ دیا کہتا ہوں۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی میری اصل غرض یہ ہے کہ ہمارے گھروں میں قرآن مجید کا درس باقاعدہ شروع ہو جاوے امید ہے کہ ہمارے احباب اس پر توجہ فرمائیں گے۔

وقت آپہونچا ہے

مینے الحکم کی گذشتہ اشاعت مین حضرت مسیح موعود مغفور کا اعلان معیار الاخیار شایع کر کے چاہا تھا کہ ایسے آدمی طیار ہو سنے چاہئیں جو خدمت دین کر سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میری یہ تحریک یا یاد دہانی بروقت ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کے دل مین یہ پسندور تحریک پیدا کی کہ وہ ایسی جماعت پیدا کرنیکے لئے احباب کو متوجہ کرین چنانچہ صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور اپنے اس مبارک خواہش کو پیش کیا اور حضرت سے اجازت اور مشورت چاہی حضرت کی تو یہ عین خواہش اور دلی تمنا ہے آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور اسکے بابرکت ہونے کے لئے دعا دی مین اس موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت کا اسوہ جماعت کے لیے پیش کرنے کی واسطے اپنے دل مین جوش پاتا ہون کہ حضرت صاحبزادہ صاحب باوجود اسکے کہ قوم انکی بہت بڑی عزت اور تعظیم کرتی ہے اور وہ اپنی ذاتی خوبیون اور علمی اور عملی ترقی اور پاک نمونہ کے فی الواقعہ ہر ایک قسم کی جائز عزت کے مستحق ہین مگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کے حضور وہ اپنے آپ کو ایک ادنیٰ چاکر اور خادم کی صورت پر سمجھتے اور اپنے عمل سے ظاہر کرتے ہین اور اسی کو اپنا فخر اور سعادت سمجھتے ہین یہ امر حضرت صاحبزادہ صاحب کی معرفت اور بصیرت کے ازدیاد پر دلالت کرتا ہے ایسا ہی حضرت ام المومنین اور حضرت میر ناصر نواب صاحب جس ارادت مندی اور عقیدت کیساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور فرمانبرداری پر فخر کرتے ہین ایسی نظیرین بہت کم ملتی ہین۔ یہ امر بھی حضرت مسیح موعود کی سچائی اور اہل بیت کی تطہیر کی دلیل ہے بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت سکے بعد قادیان کی جماعت کے برگزیدہ احباب کو ۱۹۔ نومبر کی شام کو تشحیذ الاذہان کی لائبریری مین جمع کیا اور خدمت دین اور اصلاح نفس کی ضرورت پر ایک مختصر سی تقریر کر کے ایک ایسی انجمن کی ضرورت بتائی جو اپنے علمی اور عملی نمونہ سے خدمت دین کے لیئے ایک جماعت کو طیار کرے اس انجمن کی ضرورت ایک ظاہر امر ہے۔

احباب نے اسے بہت پسند فرمایا اور اکثر احباب نے اپنے نام بھی پیش کئے انجمن کے قواعد اور ضوابط طیار کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی تجویز کی ہے۔ عنقریب اس انجمن کا باضابطہ اعلان ہوجائیگا مجھے سب سے بڑھکر اس امر کی خوشی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس تحریک کو جو حضرت ہی کی تحریک کی یاد دہانی تھی بارور کر دیا بیرونی احباب بھی جو اس انجمن مین شریک ہونا چاہین وہ فوراً اطلاع دین یہ ایک ضروری کام ہے اور ایسے لوگون کی سخت ضرورت ہے جو خدمت دین کے لیئے طیار ہو سکین یہ انجمن کس طرح ایسے آدمی طیار کریگی اور اسکے کام کرنیکا پروگرام کیا ہوگا عنقریب ظاہر ہو جائیگا۔

کوہِ منصوری پر ہماری نصرت کا راز

منصوری پہاڑ پر ایک اتفاقی مباحثہ ہماری جماعت کو پیش آیا اسکے مختصر حالات آئندہ ضرور کسی اخبار مین شائع کیئے جائینگے اس مباحثہ میں خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت کی خاص نصرت اور تائید فرمائی اسی سال رامپور مین بھی ایک مباحثہ ہوا اگرچہ ہمارے دلائل کی قوت اور شوکت مسلم ہے اور مخالف انہین نہین توڑ سکتا تاہم مخالفین کو موقعہ ملا کہ وہ ہماری شکست کو شہرت دے ہم فتح و شکست کے خیال سے نہ رامپور گئے نہ منصوری ہماری غرض اظہار حق تھا مگر ایک معرفت کے دلدادہ انسان کو یہ تڑپ ہوسکتی ہے۔ کہ وہ غور کرے کہ منصوری پر کیون ہمین خاص طور پر منصور اور مظفر کیا گیا اور رامپور مین دشمن کو کیون موقعہ ملا کہ وہ اپنی فتح کا شور مچائے اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو مباحثون مین ہمیں ایک خاص سبق دیا ہے وہ اس جماعت کی تربیت خود کرتا ہے اور جو واقعات اور حالات بھی ایسے پیش آتے ہین وہ اسکی تربیت کے لیئے ہین۔

رامپور کے مباحثہ پر جانیوالے احباب اگرچہ وہی تھے جنکو حضرت خلیفۃ المسیح نے نامزد کیا ہے مگر وہ کسی ترتیب سے نہین گئے تھے۔ متفرق اوقات مین جانے حضرت کا منشا تھا۔ کہ وہ اگر سب کے سب اکٹھے جاتے تو ایک کو امیر منتخب کرتے بہر حال کچھ اس قسم کے واقعات پیش آئے کہ وہ نصرت اور تائید ہم جذب نہ کر سکے جو وحدت پر اترتی ہے اور منصوری پر حضرت امام نے ایک جماعت کو بھیجا۔ اور مکرمی مولوی محمد علی صاحب کو انکا امیر مقرر کیا اور آخر تک جماعت حضرت کے حکم ماتحت کام کرتی رہی جس کا نتیجہ وہ تائید اور نصرت ہوئی جسے ہم نے مشاہدہ کیا۔ ایسے واقعات سیرۃ النبی میں بھی ملتے ہین اسکے یہ معنے نہین کہ رامپور مین ہم اطاعت سے باہر تھے ہرگز نہین بلکہ بات یہ ہے کہ رامپور مین ہم نے رائے اور دانش سے کام کیا اور اظہار حق ہی ہمارا مقصد تھا مگر خواہ کچھ بھی ہوتا اصول یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس موقعہ پر ہماری ہدایت کا موجب خلیفۃ المسیح ہی کی ہدایات ہوتین اور جس مقام پر وہ کھڑا کرتے وہان سے نہ ہٹتے بہرحال ہمنے یہ دونوں موقع ہماری تربیت اور تعلیم کے لیئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے حق کا بول بالا کیا ہم اسکے فضل ہی کے ہمیشہ امیدوار ہین اور توفیق چاہتے ہین کہ ہمین ان راہون پر چلائے جن پر منعم علیہ گروہ چل کر کامیاب ہوا۔ آمین۔

ہوشیار پور کی ہندو سبھا کی غلطی

تعصّب ایسی بُری چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور اسکا تاریک غبار دل و دماغ کو مکدر کر دیتا ہی لاہور میں **اخبار ہنٹر** کے خلاف ہندوؤں کا ایک جلسہ ہؤا۔ اسکی تقلید سے ہوشیار پور میں ایک جلسہ ہوا میں اس امر کو قطعاً برا نہیں سمجھتا کہ کوئی قوم اپنے حقوق یا اپنے مذہب و ملت کی حمایت و حفاظت نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان ہندوؤں کے مذہبی خیالات کو دل آزاری کے پہلو سے صدمہ پہنچاتا ہے۔ تو ہندوؤں کا حق ہو کہ وہ اسکا انتقام لیں لیکن یہ انکے لئے سزاوار نہیں کہ جو شخص اس الزام کے نیچے نہ ہو اسپر بھی خواہ نخواہ الزام تھوپ دیں۔ یہ اصولی غلطی ہوشیار پور کی ہندو سبھا نے کھائی ہے۔ اسپر اخبار ہنٹر کے خلاف ریزولیوشن پاس کرتے ہوئے میرے عزیز ہمعصر بدر کے خلاف بھی ریزولیوشن پاس کیا ہے میں اس معاملہ میں ہندوؤں کیساتھ مداہنہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ حق گوئی کے مقابلہ میں کسی کی پروا کر سکتا ہوں اور نہ مجھے یہ خوف ہو کہ انکا ریزولیوشن ہمعصر بدر کو کوئی نقصان پہونچا سکتا ہے ہاں جس بناء پر ہندو سبھا نے ریزولیوشن پاس کی ہے وہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ مسلمانوں میں ہم احمدیوں کو یہ فخر ہے کہ ہمارا لٹریچر دلائل کی قوت اور شوکت کو تم اپنے اندر رکھتا ہے مگر ہم نے کبھی پسند نہیں کیا کہ دوسروں کی دل آزاری کے لئے جھوٹے واقعات گھڑ لیں اور علاوہ بریں ہم نے ایکدفعہ بلکہ متعدد مرتبہ اس امر کا اعلان کر چکے ہیں کہ ہم ہندوستان میں آنیوالوں بزرگوں مثلاً سری رامچندر جی اور مہاراج کرشن کو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور راستباز مامور یقین کرتے ہیں ہماری تحریریں اس امر کی شاہد ہیں **کرشن اوتار** نام کتاب ہماری طرف سے شایع ہوئی **پیغام صلح** اور حضرت مسیح موعود مغفور کے لیکچر سیالکوٹ اور لیکچر لاہور میں ان امور کی صراحت موجود ہے؛

اور ہمارے تمام مذہبی لٹریچر میں ہندوؤں کے مسلمہ بزرگوں کی تعریف اور عظمت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے اور بالکل درست ہے۔ کہ ہم نے اس امر کو بار ہا ظاہر کیا ہے۔ کہ **آریہ سماج** کے ساتھ ہماری صلح نہیں ہو سکتی اسلئے کہ اس قوم نے ہمارے بزرگوں اور راستبازوں کے سردار اور امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وہ گستاخیاں کی ہیں اور انکا لٹریچر ایسے خطرناک اور دل آزار فقروں سے لبریز ہے جسکی کوئی تلافی نہیں ہو سکتی۔ باوجود اسکے ہم نے ہندوؤں جن سے مراد سناتن دھرم کے ہندو ہیں مسلمہ بزرگوں کی شان میں کبھی گستاخی نہیں کی اور نہ **ہمعصر بدر** میں ایسی تحریریں شایع ہوئی ہیں۔ جبکہ یہ امر ہمارے اصول اور طریق ہی کے خلاف ہے تو اس راہ کو ہم اختیار ہی کب کر سکتے ہیں نہ اسلئے کہ اس سے ہمارے ہمسایہ برادران اہل ہنود کی دل شکنی ہوتی ہے۔ بلکہ اسلئے کہ ہمارے ایمان کے خلاف ہے جو ہم کرشن مہاراج یا سری رامچندر جی کے خلاف کوئی لفظ زبان سے نکالیں انکی ہدایت ہمیں اسلام نہیں کرتا پھر بدر کیونکر ایسا کوئی مضمون شایع کر سکتا تھا۔ ہندو سبھا ہوشیار پور نے اس ریزولیوشن میں سخت غلطی کھائی ہے اور میرے عزیز ہمعصر کو بدنام کرنا چاہا ہے بہتر ہے کہ ہندو سبھا ہوشیار پور اگر اپنی اخلاقی ذمہ واری کو سمجھتی ہے۔ تو فوراً ایک جلسہ کرکے اپنے اس ریزولیوشن کو جو بدر کے خلاف ہے واپس لے میں لالہ ہرگوپال صاحب پلیڈر ہوشیار پور کو (جن سے مجھے ذاتی نیاز سالہا سال سے حاصل ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ میں **ٹمپرنس کاز** میں انکے ساتھ مل کر کئی سال تک امرتسر میں کام کرتا رہا ہوں) اس موقعہ پر اخلاقی جرأت سے کام لینے کا مشورہ دیتا ہوں اسلئے کہ ریزولیوشن انہوں نے ہی پیش کیا تھا وہ اس ریزولیوشن کو منسوخ کریں۔

ہندو سبھا ہوشیار پور نے اگر اپنی اخلاقی ذمہ داری کی پروا نہ کی تو سمجھا جائے گا۔ کہ ان کی غرض اپنی مدافعت اور قومی عزت کی حفاظت نہیں بلکہ مسلمانوں کو دکھ دینا اور انکے خلاف جھوٹے الزام گھڑنا ہی ہے۔ جس کی میں اس سبھا سے امید نہیں کرتا جس میں لالہ ہرگوپال جیسے آدمی کام کرنیوالے ہوں بہرحال ہمعصر بدر پر یہ الزام محض فضول اور جھوٹا ہے۔ اور ہوشیار پور کی ہندو سبھا کو اس معاملہ میں غلطی لگی ہے۔ اسلئے انکا فرض ہے کہ میری اس یاد دہانی کے بعد وہ فوراً اپنے ریزولیوشن کو منسوخ کر دیں۔ تاہم ہمعصر بدر کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسی بے بنیاد تہمت کی تردید کریں تا کوئی الزام ان کے ذمہ نہ رہے؛

دین اسلام تمام دینوں اور دنیوی حکومتوں کے آثار کو بھی دیکھ لیا ہے یہی مذہب اسلام ہی دنیا و آخرت کا وارث ہے۔ دیکھو ہم ہمالیہ کو غیر آباد جگہ سمجھ کر چھوڑ دیں مگر واقعات بتا رہے ہیں آخر الامر دونوں مذہب کے پیرو اپنی مذہب کی تعلیم کو ماننے سے دست بردار ہو بیٹھے۔ اگر مسیحی بھی تمام ربع مسکون کو اپنے قبضہ اقتدار میں لانا چاہتی ہے تو دنیا کے ماننے والے بھی کم از کم ہندوستان کے خواہاں ہیں اور کسی دوسری قوم کے ماتحت رہنا نہیں چاہتے پھر خدا جانے ایک ہندو اخبار ایک انگریز پنسپل کا یہ کہنا کہ ہمالیہ پر کیوں بغلیں بجاتا ہے۔ جبکہ عملاً ہندو قوم اپنے وطن سے دست بردار ہو چکی ہو وہ ایک عجیب وقت ہوگا جب ویدانتی دنیا کے آباد حصوں کو چھوڑ کر وہ ہمالیہ کی غیر آباد گپھاؤں کو جا بیٹھیں گے اور مسیحی آسمانی بادشاہت کے لئے دنیاوی حکومت کو خیرباد کہہ دینگے لیکن کیا ہمارے دوست ایسا کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں؟!

ایثار اور قربانی:۔ یوں کہنے کو تو ہمارے لیڈر بڑے بڑے دعوے باندھتے قومی خیرخواہی حب الوطنی کا دم بھرتے لمبی تقریریں کرتے اور اخبارات میں مضمون لمبے لمبے مضامین لکھتے ہیں مگر ان کے دل میں قومی خیرخواہی اور ہمدردی کا ولولہ ہے جس قدر انگریزی ناولوں میں ہم دیکھتے ہیں ایسی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ کہ ہماری ہمسایہ قوم کے افراد مال۔ جان حتی کہ ...

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ بہت ہی قریب آگیا ہے۔ جلسہ کے متعلق اخراجات کے لیئے مختلف مقامات کی انجمنوں کو بہت جلد معقول رقوم بھیجدینی چاہئیں کیونکہ اخراجات جلسہ کا اندازہ تین ہزار روپیہ کے قریب کیا جاتا ہے اسی سلسلہ میں مجھے اپنے نہایت ہی مکرم اور پرجوش بھائی منشی ہاشم علی صاحب سنوری کا ذکر خیر کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ میں انکی طرف سے انجمن احمدیہ سنور کی خدمت میں عرض کروں کہ وہ سالانہ جلسہ کے ایام مقررہ کے لیئے جسقدر نمک مرچ کا خرچ ہوگا جماعت سنور کی طرف سے ادا کریگی انہیں جماعت سنور کے مخلص اور پرجوش احباب پر اسقدر بھروسہ اور اعتماد ہے کہ وہ یقین کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ سنور اپنے بھائی کے دست سوال کو رد نہ کریگی بالآخر منشی ہاشم علی صاحب نے یہ ارادہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ اگر انجمن احمدیہ سنور کسی وجہ سے انکے سوال کو رد کرے تو وہ جس طرح بھی ممکن ہوگا خود ادا کرینگے مگر میں یقین کرتا ہوں کہ سنور کی انجمن اپنے بھائی کی تجویز کی عملی تائید کرنیکے لیئے طیار ہوگی اور وہ بہت جلد اپنے ارادہ سے اطلاع دیگی۔ کیونکہ تقسیم محنت کے ذریعہ جو کام ہوتا ہے۔ وہ نہایت عمدہ اور تسلی بخش ہوتا ہے۔ جو کچھ سب کے مل کر کیا ہو کسی ایک شخص پر اسکا بوجھ ڈالنا مناسب نہیں بہرحال خدا کرے کہ منشی ہاشم علی صاحب کے دل اور جوش کے لاکھوں آدمی ہم میں ہوں۔ میں پھر ایک بار یہ کہنا چاہتا ہوں کہ احمدی انجمنیں سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لیئے روپیہ بھیجدیں۔

اور جن لوگوں نے پچیس روپیہ فنڈ میں دینے کا عہد کیا ہے وہ سالانہ جلسہ کے موقع پر امید ہے مستقل فنڈ کے لیئے موعودہ رقمیں جمع کردینگے حساب کی سہولت اور کارکنوں کی آسانی کے لیئے اگر ایسے لوگ پہلے سے روپیہ بھیجدیں تو بہت ہی اچھا ہو۔

بہرحال سالانہ جلسہ قریب ہے اسکے لیئے احباب کو ابھی سے طیاریاں کرنی چاہئیں۔ سلسلہ کی ضروریات کے لیئے جو فنڈز قائم کیئے گئے ہیں انکی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اس سال کا بجٹ قوم کے سامنے جا چکا ہے اور قوم سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ ہو چکی ہے۔ پس مطلوبہ رقم کے پورا کرنیکے لیئے مناسب تجاویز اختیار کرنی ضروری ہیں زمیندار احباب کے لیئے یہ اچھا موقعہ ہے کیونکہ خریف کی فصل کی برداشت ہو رہی ہے اس موقعہ پر اگر مختلف اجناس ماش مونگی اور موٹھ وغیرہ یہاں بھیجدیں تو لنگرخانہ کی ایک ضرورت پوری ہو سکتی ہے اب اس امر کی ضرورت نہیں کہ بار بار ہم ان ضروریات کو پیش کرتے رہیں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر کرایہ کی تخفیف کے متعلق مناسب کارروائی کا اعلان انجمن کی طرف سے جلد ہو سکے گا کارکنان جلسہ کو مدد دینے کے لیئے ایسے آدمیوں کا پہلے سے یہاں آجانا ضروری ہے جو انتظامی امور میں دلچسپی رکھتے ہوں اور مہمانوں کی خدمت کرنیکے واسطے اپنے دل میں خاص جوش پاتے ہوں

ایسے احباب کا قبل از وقت پہونچ جانا بہت مفید اور کارآمد ہو سکتا ہے کہ خدا کرے کہ ہم ان ضروریات کو سمجھ سکیں اور انکے پورا کرنیکے لیئے ہمت اور جوش سے کام لیں (آمین)

سالانہ جلسہ کی تاریخیں جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا گیا ہے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء ہیں پروگرام بعد میں شائع ہو جائیگا۔ انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ۲۵ ڈسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوگا حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد خلف الرشید حضرت مسیح موعود و مغفور کی تقریر اس لحاظ سے غالباً ۲۵ ڈسمبر ۱۹۰۹ء ہی کو ہو کیونکہ انجمن مذکور آپ ہی نے حضرت مسیح موعود مغفور کے ارشاد اور اجازت سے قائم کی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اسکے روز قیام سے اسکی سرپرستی کرتے آئے ہیں انجمن تشحیذ الاذہان نے احمدی نوجوانوں میں خدمت دین کا مذاق پیدا کرنے میں ایک حد تک کامیابی حاصل کی ہے انجمن مذکور کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونا احباب کا ضروری ہے۔ اسلیئے امید کیجاتی ہے کہ ۲۵ ڈسمبر کی صبح تک احباب قادیان پہونچ جائیں گے ؛

وکیل سچ کہتا ہے کہ غیر اقوام پر بیجا حملے کرنا مسلمانوں کی شان نہیں ہے۔ اور نہ کسی سنجیدہ خیال مسلمان سے اسکی توقع ہونی چاہیئے۔ کہ اپنی قومی ضرورتیں نظرانداز کر کے ایسی فضول دنیا پسند کارروائی میں وقت ضائع کریگا اسلام دنیا میں تہذیب پھیلانے آیا ہے لہذا ہر ایک مسلمان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ مہذب ہو ممکن ہے غیر قومیں اسلام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں لیکن جسقدر تہذیب آتی جائیگی اسی قدر اسلام سے انکو قرب ہوتا جائیگا دنیا میں جو سچ بولتا ہے۔ خدا کے بندوں سے خوش اخلاقی کیساتھ پیش آتا ہے۔ جس قسم کے سلوک کو اپنے لیئے برا سمجھتا ہے اسے دوسروں کے لیئے بھی برا جانتا ہے۔ جو افعال شائستگی اور انسانیت کے منافی ہیں ان سے بچنا چاہتا ہے۔ اور جن باتوں سے اعلیٰ انسانی اوصاف میں ترقی ہو سکتی ہے انکے حاصل کرنیکا خواہشمند ہے۔ ایسا شخص خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا کسی مذہب و قوم کا ہو اور خواہ اسلام سے اسکو دشمنی ہی کیوں نہ ہو لیکن سچ پوچھو تو وہ خود اصول اسلام کا پابند ہے اسلئے کہ اسلام نے بجا انہیں صفات کا حکم دیا ہے۔ جن سے ایک حد تک وہ متصف ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے قابل افراد ہماری ہمدردی کا اپنے آپکو مستحق سمجھ سکتے ہیں مسلمان اس کیفیت کو سمجھیں جنکی تعلیم خود قرآن نے دی ہے۔ اگر بیگانہ رہنا چاہتے ہیں تو افسوس ہے کہ قدرت کا فیصلہ یقیناً انکے خلاف ہونیوالا ہے۔ فاتقوا اللہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ؛

اجی گڈھ مین وٹیرنری ہاسپٹل

ذیل مین عالیجناب سردار بہادر سنگھ صاحب دیوان ریاست اجیگڈھ کا مراسلہ شائع کیا جاتا ہے جو وہان کے ایک وٹرنری ہسپتال کے افتتاح اور اجرا کے متعلق ہے مین ذاتی طور پر منجھلے مہاراجکمار سوائی منجھلے مہاراج جے پال سنگھ صاحب بہادر جوڈیشل سکرٹری سے عزت نیاز حاصل کر چکا ہون مہاراجکمار ایک ذی تعلیم نہایت مستعد اور متین نوجوان ہین علم دوستی کے علاوہ آپ کو رفاہ عام کامون مین خصوصاً دلچسپی لینے کا مذاق ہے وٹیرنری ہاسپٹل کی تجویز میرے قیام اجی گڈھ ہی مین ہوئی تھی جہانتک میری ذات کام کرتی ہے مین منجھلے مہاراج کے مذاق کو اپنے بزرگوار باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پایا ہے۔ منجھلے مہاراج صاحب کا یہ نیک کام ہمیشہ عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھا جائیگا سر مہاراجہ صاحب جو کارخانہ اپنی ادویات۔ ایجادات اور تصنیفات کا قائم کرنا چاہتے ہین جسکی آمدنی بعد وضع اخراجات نیک کامون مین صرف ہوگی اس کے فنڈ مین بھی منجھلے مہاراج صاحب نے ایک معقول حصہ لینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اجی گڈھ کی رعایا اپنے بہی خواہ اور ہمدرد منجھلے مہاراج صاحب کی ذات سے بہت بڑی امیدین وابستہ رکھتی ہے اور انکی قابلیت اور رعایا پروری عام طور پر مسلم ہے مین کسی لمبی تمہید کے بدون سردار صاحب کے مراسلہ کو نہایت عزت سے جگہ دیتا ہون اور ایجنٹ صاحب نوگاؤن کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ وہ اپنے وفادار اور علم دوست اور مخیر دوستون کی قدر کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرینگے۔

اجی گڈھ کی رعایا چاہتی ہے کہ وہ اپنے دیوان اور منجھلے مہاراج کے نامون کیساتھ خاص اعزاز کو دیکھے اور بلحاظ خدمات گورنمنٹ آف انڈیا اس معاملہ پر توجہ کریگی جو بندیلکھنڈ کے بیدار مغز ایجنٹ صاحب کی توجہ دلانے سے ممکن ہے۔

(ایڈیٹر)

وٹیرنری ہاسپٹل۔ خاص راج دہانی اجیگڈھ مین والی ریاست کے منجھلے مہاراج کمار سوائی منجھلے مہاراج جے پال سنگھ صاحب بہادر جوڈیشل سکرٹری نے بنظر رفاہ عام ہر قسم کے پالتو حیوانات چرند پرند کے علاج کی غرض سے ایک وٹیرنری ہاسپٹل کھولا ہے جسکی افتتاحی رسم بتاریخ ۲۔ نومبر ۱۹۰۹ء ادا ہو چکی ہے۔ اس ہاسپٹل کے کام انجام دینے کے لئے دو ڈاکٹر مقرر کئے گئے ہین جو علمی طریق پر ہر ایک جانور گائے بھینس بکری ہاتھی۔ گھوڑا اونٹ گدھا کتا بلی ریچھ بندر چیتا سیاہ گوش وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے پرند جانور جرہ باز لدا بٹیر طوطا کبوتر وغیرہ داخل شدہ ہاسپٹل کا علاج سکرٹری صاحب ممدوح کے مشورہ سے بڑے احتیاط کے ساتھ کرینگے ہاسپٹل کا کل خرچ آپ اپنی جیب خاص سے کرینگے آپ کو علم طبابت انسانی و حیوانی سے واقفیت و دلچسپی کمال ہے عرصہ ہوا کہ آپنے علاج مویشی کے ضمن گودھن پردھنی نامی ایک کتاب بھی دیوناگری زبان مین تصنیف فرمائی ہے۔ جسکے نسخون سے رعایا مالکان مویشی کو بہت کچھ فائدہ پہنچا ہے۔ تاہم عملی طریقہ کے ناواقف ہونے کی وجہ سے لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ نہین اٹھا سکے آپنے ایک دواخانہ بھی طب انسانی کے متعلق جیپال اوشدھالی کے نام سے علیحدہ کھولا ہے جہان ہر قسم کی دوائیان مجرب بہتر بہدف طالبان کو مل سکینگی۔ علاوہ اسکے جو شخص وہان پہونچ سکینگے یا ہاسپٹل کے قریب بود و باش رکھتے ہونگے انکی ہر قسم کی بیماریون نیز مویشیون کے چروا ہون اور نیز جانورون کے ستائے ہوئے مریضونکا علاج بھی ایک معقول طریقہ پر یہان کیا جائیگا وٹیرنری ہاسپٹلوں کے کھولنے کی اگرچہ قریب قریب تمام ہندوستان مین اشد ضرورت ہے مگر ملک بندیلکھنڈ مین اس نیک کام کے کرنے کے لئے سب سے پہلے آپنے ہی پیش قدمی کی ہے۔

(بہادر سنگھ دیوان ریاست اجیگڈھ)

وکیل رقمطراز ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو موجودہ صورت سے زیادہ بہتر حالت مین لانیکی صرف اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ ملک کی آیندہ بہتری اسی پر منحصر ہے۔ بلکہ یہ ضرورت اسلئے بھی ہے۔ کہ اسلام نے خصوصیت کیساتھ "بنی آدم اعضائے یکدیگر اند" کے اصول پر توجہ دلائی ہے۔ اور مسلمانوں کو آمادہ کیا ہے کہ اپنی ہستی کو ساری دنیا کے لئے فائدہ بخش ثابت کرین۔ اس امر کی امید رکھنا عبث ہے۔ کہ جب خود ہندو قوم مین آریہ سماج اور سناتن دہرمیون مین حد درجہ کشمکش ہے۔ اور اسی طرح مسلمان فرقے باہم دگر برسر جنگ ہین تو اس صورت مین بھی ہندو مسلمان فراخدلی کیساتھ باہمی اتحاد کے لئے آمادہ ہو جائیں گے فراخدلی اگر ہوتی تو وہ اپنے فرقون مین کیوں ان بن رہتی جب یہ بات مان لی گئی ہے کہ ہندو مسلمان دو جداگانہ قومین ہیں۔ ان دونوں کی راہین بھی جداگانہ ہین تو اب اس امر کی کوشش کرنا کہ اپنے اپنے راستونکو چھوڑ کر ایک سڑک پر آ پڑین سخت بے اصول اور قبل از وقت کوشش ہوگی ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہر فرقہ اپنی راہ پر لگا رہے لیکن یہ نہ ہو کہ راستہ چلتے ہوئے مڑ مڑ کر دوسرونکو گالیاں دیتا جائے۔ ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ جو بدسلوکیاں ہمارے ساتھ ہو رہی ہیں یا آیندہ ہونیوالی ہین حتی الوسع ان سے محفوظ رہنے اور حفاظت خود اختیاری کے پہلو کو قوت دینے کے لئے قوم کو بیدار کرتے رہین لیکن ساتھ ہی ہمارا یہ کام بھی ہے کہ اس بیداری کو غیرونکی بےمحل دل آزاری سے الگ رکھیں۔

اقتباس الصحایف

ہما ہمانیم کہ بودیم وہمان خواہد بود

قومی زندگی کے لیئے سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کو اپنی زندگی کا علم ہو اور ہم سمجھیں کہ دنیا میں ہم بھی زندہ رہ سکتے ہیں ناامیدی اور غلط فہمی نے ہمیشہ کام بگاڑے ہیں تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے۔ کہ بے حسی کامیابی کا پیش خیمہ ہوئی ہو کلیلہ دمنہ کی ایک مثل مشہور ہے کہ ایک مثل مشہور ہے کہ ایک شیرنی کا کسی شکاری نے شکار کیا اسکا ایک بچہ دو تین دن کا تھا۔ جو کسی طرح بچ نکلا اتفاقاً چند گیدڑ ادھر سے گزرے بچہ کو حیران و سرگردان دیکھکر انہیں ترس آیا ساتھ لو لائے اور اسکی پرورش کی بچہ گیدڑوں کا دودھ پیکر اور انہیں کیساتھ کھیل کود کر بڑا ہوا جب کبھی جنگل میں کسی بھیڑیے کی آہٹ ہوتی تو گیدڑوں کیساتھ وہ بھی چھپ جاتا ایک روز اتفاقیہ جتھے سے الگ رہگیا اور ایک چیتے نے اسے دیکھ پایا بچہ قابو میں آ کر کہیں کچھ بھاگ سکتا تھا چیتے نے باتوں باتوں میں اسکو یار بنالیا اور اس کو بتایا کہ وہ گیدڑ نہیں ہے شیر ہے بچہ کو جب اپنی عظیم الشان اصلیت کا علم ہوا اور وہ سمجھا کہ اس میں کیا کیا طاقتیں مخفی ہیں تو اس علم کے بعد عملی میدان میں وہی اثرات مترتب ہوئے جو ہونے چاہیئے تھے یہ مثل اسیطرح کی فرضی کہانی ہے مگر ہندوستان میں ہماری حالت پر حرف بحرف یہ کہانی صادق آ رہی ہے۔ ہم کو اپنی اصلی طاقتوں کے اندازہ میں ابتک سخت غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں جدھر دیکھو مایوسی کا عالم ہے جس کی زبان سے سنو ناامیدی کی باتیں کر رہا ہے اور گو بظاہر یہ باتیں سچ بھی ہیں اسلیئے کہ دنیا میں کسی قوم کے زندہ رہنے کے لیئے جتنے وسائل درکار ہوتے ہیں ہم سب میں تہی دست ہیں تعلیم میں ہم پیچھے ہیں عادات و رسوم بد کی تقلید نے ہم کو تباہ کر رکھا ہے جائدادیں ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہیں قرض لینے میں ہم بیباک ہیں مذہب سے ہمارا تعلق روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ تہذیب و شائستگی کے اعتبار سے امریکہ کی ریڈانڈین بھی مجموعی طور پر ہم سے اچھے ہیں جھوٹ بولنا جھوٹے وعدے کرنا غیبت کو گرمی صحبت کا ذریعہ بنانا ذاتیات کے انہماک میں قوم کے بہترین اغراض کو بوالہوسی پر قربان کر دینا فضول باتوں میں وقت گنوانا آپس میں تفرقے ڈالنا اور مذہب کے نام پر لڑتے رہنا ملک بھر میں کتنے باکمال ہیں جن کا یہ شعار نہیں ہے۔ لوگ اس انہماک کو حاصل زندگی سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں لیکن کون ہے۔ جو اس مشغلہ سے لطف نہیں اٹھاتا۔ تاہم کوئی شک نہیں کہ ہم میں ان اخلاقی کمزوریوں کے عام ہونیکا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ہم کو نہ اپنی حالت کا ابھی تک صحیح اندازہ ہوا ہے اور نہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان مہلک بیماریوں سے بچنے کی طاقت خود ہم میں موجود ہے ہماری موجودہ حالت سودان کے ان حبشیوں سے گری گزری نہیں ہے جنھیں اسمٰعیل پاشا کے عمال تحصیل خراج کے زمانہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح ہنکا لاتے تھے لیکن مہدی سودانی نے انہیں بتایا کہ وہ کیا چیز ہیں اور دنیا میں کیا کچھ کر سکتے ہیں تو آخر انہیں جنونوں میں وہ انقلاب پیدا ہوا جس کے اثرات ہکس و گارڈن کی قبروں کے تعویذ پر آجتک نقش ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشک آسمانی تائید حاصل تھی مگر اس تائید سے آپ نے صرف اتنا کام لیا کہ اہل عرب جو حد درجہ کی وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے انھیں انسانیت کا سبق پڑھایا اور اچھی طرح ذہن نشین کر دیا کہ ان میں کس قسم کی طاقت موجود ہے اور وہ اس سے کیا کیا کام لے سکتے ہیں یہی تلقین تھا جس نے ہمیشہ کے لیئے دنیا کی تاریخ بدل دی اور ابوجہل کا توحش رشد کی حکمت کیساتھ تبدیل ہو گیا۔

اگر ہم کو قومی زندگی درکار ہے تو وسائل زندگی خود ہمارے پاس موجود ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے کہ انکو ایک منظم و بکار آمد شکل میں تبدیل کر کے قوت کو فعل میں لانیکی کوشش کیجائے جمعہ و جماعت کے ذریعہ سے لاکھوں کی تعداد میں ہم ایک ہو سکتے ہیں اور ایک کام پر سب کو لگا سکتے ہیں زکواۃ کے باقاعدہ رواج سے ایک عظیم الشان بیت المال قائم ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر قسم کی مذہبی و قومی ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں اوقاف کی آمدنی سے ہم اپنی یونیورسٹی الگ بنا سکتے ہیں روزہ ہم کو صبر و ثبات و استقلال کا عملی سبق دیتا ہے۔ نماز تمام دنیا کے مسلمانوں میں ایک طرح کا خشوع و خضوع پیدا کر کے سب کو یکرنگی تعلیم دیتی ہے قرآن ہماری حوصلہ افزائی کے لیے ہے اور خدا کا منادی دن میں پانچ مرتبہ نعرہ اللہ اکبر سے ہم کو ہوشیار کرتا رہتا ہے۔ کہ خدا کے علاوہ اور کسی کو بڑا نمانو اسکی بڑائی کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بڑے لوگ نظر آتے ہیں سب ہیچ ہیں اور اگر تم چاہو تو ان سب کو ہیچ بنا سکتے ہو اس عظمت و شان کی تعلیم جب تک ہم میں موجود ہے۔ اسوقت تک کوئی وجہ نہیں کہ ہم ناامید ہو کر ہمت ہار بیٹھیں ہم کو اچھی طرح یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ ہماری ہستی کے ساتھ دنیا کی ہستی وابستہ ہے۔ دنیا کے کسی براعظم میں اسوقت کوئی ایسی قوم نہیں ہے۔ جسکو قدرت نے ایسی عجیب و غریب طاقتیں تفویض کی ہوں لیکن لاعلمی کی وجہ سے ہم اپنے آپ کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ بیکار سمجھے ہوئے ہیں مصائب کا احساس بھی ہوتا رہتا ہے۔ قوم کی بدنصیبی کا رونا بھی روتے ہیں گزشتہ واقعات کے شاندار تذکروں سے تھوڑی دیر کے لیئے غم غلط بھی ہو جاتا ہے لیکن گرد و پیش کے حالات دیکھکر حوصلہ بیٹھ جاتا ہے کہ بھلا اس ترقی کی دوڑ میں ہماری شکستہ پائی کیا کام دے سکتی ہے۔

آج مسلمانوں کو اگر یقین ہو جائے کہ قرآن نے لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (پست ہمت نہ ہو رنجیدہ نہ ہو اگر با ایمان ہو تو تم ہی سربلند ہوگے) کا خطاب ہمیں سے کیا ہے اور دین و دنیا کی سربلندی ہمارے لیئے اور صرف ہمارے لیئے مخصوص کر رکھی ہے۔ تو دس برس سے کم میں سیغلیوں کی تفسیر ہو سکتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ راوی و بیاس میں ٹمس و ٹگیس کی روانی پیدا ہو جائے دولت عباسیہ کا مشہور وزیر ابن ہبیرہ ایک زمانہ میں ایسا درماندہ تھا کہ دو دو روز کے روزے کے بعد افطار کی نوبت

کٹ گیا قید میں ماہ رمضان بھی حسرت
گرچہ سامان سحر کا تھا نہ افطاری کا

حسرت کا تو صرف ماہ رمضان بغیر سحر و افطاری کے گزرا تھا لیکن ابن ہبیرہ کو عید کے دن بھی دو چھوارے نہیں دیے تھے اسی مایوسی کے عالم میں اسنے ایک حسرتناک قصیدہ لکھا جسکا مقطع ایک لٹریری دنیا میں آج بھی مطلع آفتاب کی طرح مشہور ہے ؎

اَلَا مَوْتٌ یُبَاعُ فَاَشْتَرِیْہٖ
اے کاش کہیں موت بکتی ہوتی
فَھٰذَا الْعَیْشُ مَا لَا خَیْرَ فِیْہٖ
اس زندگی میں تو اب کوئی لطف نہیں رہگیا

ایک بدوی نے کسی بیابان میں اس کو یہ پڑھتے ہوئے سنا تو نہایت تعجب کیا تھا اس نے پوچھا کہ جب تم میں یہ قابلیت موجود ہے۔ کہ ایسی پاکیزہ نظمیں لکھ سکتے ہو تو حیرت ہے۔ کہ اپنی قابلیت سے مشکلات پر کیوں نہیں غالب آتے مرنا کا یہ شیوہ نہیں ہے کہ ہاتھ پاؤں کا کام زبان سے لیں اور کرنیکی طاقت کو کہنے میں صرف کریں اس مطلب کو اس نے ایک طویل نظم میں ادا کیا تھا جسکا یہ اثر ہوا کہ ابن ہبیرہ کو ہوش آیا اور وہ سمجھے کہ خدا نے انہیں جو طاقتیں عطا کی ہیں یہ سب بیکار نہیں ہیں اس یقین کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خودداری و عزت نفس نے بہت جلد انکو اس درجہ پر پہنچا دیا کہ جس کے اوپر خلافت کے سوا اور کوئی درجہ نہ تھا ابن ہبیرہ کو فرد واحد کی حیثیت سے جس بات کے تیقن کی ضرورت تھی اس زمانہ میں وہی ضرورت تمام قوم کو لاحق ہے۔ حیف ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایسے بھولے ہوئے ہیں اور اپنی طاقتوں کو ایسے غافل ہو جائیں کہ زمانہ ہم کو دبا رہا ہو اور ہمکو ابھرنیکا خیال تک نہ آئے۔

زمانہ بھاگا جا رہا ہے اور ہم بیخبر بیٹھے ہیں آسمان کا منادی مدت ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ (وقت قریب آگیا ہے) کی ندا دے چکا ہے مگر ہم کو حس بھی نہیں ہوتی قدرت کے رعد و برق کی زبان میں ہم کو عبرت دلائی ہے کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ایمانداروں کے دل خدا کی یاد سے ہل اٹھیں لیکن ہم نے خدا کی یاد کا مطلب "برزبان تسبیح و در دل گاؤخر" سمجھ رکھا ہے شریعت کا تو یہ مطلب تھا کہ اللہ کے نام سے قلب میں رقت پیدا ہو اور لوگوں کو یقین آجائے کہ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (اصل میں ساری عزت و عظمت خدا کیلئے ہے) اور وہ اس یقین سے فائدہ اٹھا کر کسی کی عظمت و شان کو خاطر میں نہ لائیں اور دنیا کی کوئی طاقت انکی کار برآری میں حائل نہ ہو سکے لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ اس شریف ترین منشائے الٰہی کو ہمنے "جنگ ہفتاد و دو ملت" کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ ابھی کافی وقت ہے کہ ہم اپنی طاقت کو کام میں لائیں اور علمی و اخلاقی دنیا میں وہ کچھ کر دکھائیں جو اسلام کے نام کیساتھ لازم و ملزوم ہو گورنمنٹ نے ہر طرح کی ہمارے لیئے آسانیاں پیدا کر رکھی ہیں جن سے ہمارا فرض یہی ہے کہ جائز فائدہ اٹھائیں اور دنیا کو پھر ایکمرتبہ دکھا دیں کہ ہم اسی محمد بن قاسم کے گروہ سے ہیں جن کے حیرت انگیز شریفانہ کیرکٹر کو دیکھکر سندھ کی بہت بڑی آبادی نے از خود عربی تمدن اختیار کر لیا تھا معتصم کو صرف ایک عورت کی فریاد پر جوش آگیا تھا اور ہم ہیں کہ لاکھوں مرد و زن کی داستان غربت سنتے ہیں اور اسپر بھی کوشش نہیں کرتے کہ ان اخلاق بلیات سے نجات حاصل ہو ؎

اے منہمک لذت نفسانی خویش ✽ بیخبر کہ برخاست گشور دردے
یاران ہمہ در کسب معالی مشغول ✽ تو مشتغل رباب و چنگ و درودے
(دلگیل)

پٹیالہ سڈیشن کیس

پٹیالہ کے مقدمہ سڈیشن کی متعلق بعض پنجابی اخبارات کی اس لغویت کو جو مسٹر واربرٹن پر حملے کرکے ظاہر کر رہے تھے اور اشارۃً ساری مہاراجہ صاحب پر بھی حملہ کیا گیا تھا سب سے پہلے ہمنے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں ظاہر کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ طریق مفید نہیں اب اسکی تائید ایک دوسرے کنارہ کی طرف سے اخبار ہندوستان میں اور اخبار عام کے معزز ایڈیٹر کیطرف سے اخبار عام میں ہوئی ہے چنانچہ معزز ہمعصر لکھتا ہے بلا شک یہ مقدمہ بہت درجہ کی بدقسمتی کا باعث ہی پبلک کی نظروں میں تمام گرفتاریاں سخت ناگہانی ہیں یہ بات سخت بدنصیبی اور محض قہر خداوندی کی ہے کہ کسی رعایا پر اس قسم کا خوفناک الزام لگایا جائے۔ اسکے مدعی بلکہ بہترین اور قابل ترین علاج یہ نہیں کہ مسٹر واربرٹن صاحب بہادر کو سخت سست کہا جاوے انکو غفلت اور جہالت کا الزام لگایا جاوے یا انکے خاص ہائیکورٹ کی کمزوریاں اور نقص کیجاویں حتی کہ سری حضور سے بھی اشارۃً بازی کرنے پر کہیں" فی الحقیقت آریہ اخبار کی یہ کمزوری ہے۔ اور ناجائز طریق نکتہ چینی ہے وہ اس کو عدالت یا پولیس پٹیالہ کو دھمکانا چاہتے ہیں بدخواہی سرکار کے ملزموں کے ساتھ کسی کو ہمدردی نہیں ہو سکتی اور بیگناہ ہونگے سزا پانے پر کسیکو خوشی نہیں صبر سے انتظار کیا جاوے انصاف ہو کر رہیگا۔

کامیابی

انجمن خادم المسلمین دہلی کے قابل سیکرٹری شیخ عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی دہلی میونسپلٹی کے ایک معزز ہندو امیدوار کے مقابلہ میں کثرت رائے سے ممبر منتخب ہوئے شیخ عطاء اللہ صاحب پنجابی قوم کے ایک معزز رکن ہیں اور مسلمانوں کے دینی اور دنیوی کاموں میں بہت بڑی دلچسپی لیتے ہیں یہ آسامی دہلی کے ایک مسلمان رئیس محمد اکرام خان صاحب رئیس کی وفات کے بعد خالی ہوئی تھی اور ضرور یہ جگہ ایک مسلمان ہی کو ملنی چاہیئے تھی مگر تعجب ہے کہ بعض مسلمانوں نے بجائے مسلمان کے شیخ عطاء اللہ کے مقابلہ میں ہندو امیدوار کے کامیاب کرنے میں مدد دی اور ناکام رہے بہرحال یہ انتخاب دہلی کے مسلمانوں کیلئے قابل اطمینان ہے۔ میں اپنے دوست شیخ عطاء اللہ کو مبارکباد دیتا ہوں وہ قوم کی بہترین خدمت کر کے اپنے انتخاب کو موزوں اور مناسب ثابت کرینگے۔

دارالامان کا ہفتہ

اعلیحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے خدمت دین اور جماعت کی اصلاح کے کام میں مصروف ہیں حضرت صاحبزادہ حضرت مسیح موعود مغفور کی تعلیم اور تربیت کی طرف آپ کی توجہ بڑھ رہی ہے الحمد للہ علی ذٰلک